دار الافتاء جامعۃ العلوم یاسین القرآن
SI-18-1 سیکٹر 5-M نارتھ کراچی۔ فون 021-32064664, 021-36302662
الرقم المسلسل ١٣٦١ — تاریخ الوصول ______ — تاریخ الاجراء ______ — رقم الایصال ______

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

فتاویٰ شامی کتاب الجمعہ میں "ومن السنۃ جلوسہ فی مخدعہ عن یمین المنبر" اس عبارت میں من السنۃ سے کیا مراد ہے؟ اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ معمول تھا یا نہیں؟ برائے کرم رہنمائی فرمائیں،

الجواب باسمہ تعالیٰ،

صورت مسئولہ میں خطبہ جمعہ کے لئے خطیب کا مخدع (منبر کے قریب خلوت گاہ) سے نکلنے کو بعض کتب میں مسنون کہا گیا ہے جیسا کہ آپ نے در مختار کی عبارت پیش کی ہے، منبر کے پاس خطیب کی خلوت گاہ بنانے کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) جب نماز یا خطبہ کے لئے تشریف لاتے تھے تو اپنے حجرہ مقدسہ سے آپکی تشریف آوری ہوتی تھی، اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے دور خلافت میں اپنے حجرے ہی سے نماز اور خطبے کے لئے تشریف لاتے تھے جیسا کہ الاخوخۃ ابی بکر کے استثناء سے معلوم ہوتا ہے جسکی توجیہ بعض حضرات نے یہی بیان کی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد خلیفہ بننا تھا، اور مسلمانوں کی امامت کرنی تھی، لہذا انکے حجرے کے اس دروازے کو جو مسجد کی طرف کھلتا تھا اسکو بند نہیں کروایا، معلوم ہوا حضرت ابو بکر صدیقؓ بھی نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرح نماز اور خطبے کے لئے اپنے حجرے ہی سے تشریف لاتے تھے، اسکے بعد جب حضرت فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا دور خلافت آیا تو چونکہ ان کا دروازہ مسجد کے اندر نہ کھلتا تھا یا مسجد سے متصل ان کا گھر ہی نہ تھا، لہذا وہ باہر سے آکر نماز بھی پڑھاتے اور خطبہ بھی دیتے تھے، اس وقت تک امام کے لئے مسجد کے اندر کوئی حجرہ نہیں بنا تھا، البتہ جب حضرت فاروق اعظمؓ کی مسجد میں شہادت کا واقعہ پیش آیا تو اسکے بعد حضرت عثمان غنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بطور احتیاط جان کے تحفظ کے لئے اپنے لئے الگ سے ایک کمرہ تعمیر کروایا، اور نماز و خطبہ سے پہلے آپ اس میں تشریف فرما ہوتے تھے، اس حجرے کی تعمیر کا مقصد یہ تھا کوئی مفسد، شر پسند خلیفۂ وقت کو نقصان نہ پہنچا سکے جیسا کہ علامہ سیوطیؒ نے تاریخ الخلفاء صفحہ نمبر ۱۲۷/۱، قدیمی کتب خانہ میں اسکی تصریح کی ہے۔

لہذا بندہ ناچیز یہ سمجھتا ہے کہ ہماری بعض کتب میں اس حجرے سے امام کے نکلنے کو جو سنت کہا گیا ہے وہ حضرت عثمان غنیؓ کے اس عمل ہی کی طرف نسبت کرتے ہوئے

Scanned by CamScanner

مصداق حدیث علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المھدیین کے کیا گیا ہے۔
لہٰذا اگر کسی مسجد میں اسی نیت ومقصد سے امام کے لئے حجرہ بنالیا جائے تو یہ
مسنون ہوگا۔

وفی الصحیح البخاری، ۲/۱۳۰۰، قدیمی کتب خانہ،

وفیہ:- حدثنا انس بن مالک ان المسلمین بینما ھم فی صلوۃ الفجر من یوم الاثنین وابوبکر یصلی لھم لم یفجأھم الا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قد کشف ستر حجرۃ عائشۃ فنظر الیھم وھم فی صفوف الصلوۃ ثم تبسم یضحک، فنکص ابوبکر علی عقبیہ لیصل الصف، وظن ان رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان یخرج الی الصلوۃ، فقال انس، وھم المسلمون ان یفتتنوا فی صلوتھم فرحا برسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فاشار الیھم بیدہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان اتموا صلوتکم ثم دخل الحجرۃ وارخی الستر۔

وفیہ ایضا:- 67/1 قدیمی کتب خانہ،
لا یبقین فی المسجد باب الا سد الا باب ابی بکر (کتاب الصلوۃ)

وفیہ ایضا:- سدوا عنی کل خوخۃ فی ھذا المسجد غیر خوخۃ ابی بکر (باب الخوخۃ والممر فی المسجد)

وفیہ ایضا:- ۱/۵۱۶ قدیمی کتب خانہ،
لا یبقین فی المسجد باب الا سد الا باب ابی بکر (کتاب المناقب)

وفی المسلم، ۲/۲۷۳ قدیمی کتب خانہ،
وفیہ:- لا تبقین فی المسجد خوخۃ الا خوخۃ ابی بکر (کتاب الفضائل)

وفی الترمذی ۲/۲۰۷ قدیمی کتب خانہ،
وفیہ:- لا تبقین فی المسجد خوخۃ الا خوخۃ ابی بکر (کتاب المناقب)

Scanned by CamScanner

وفي المسند لإمام أحمد بن حنبل ۲/۳۹۲ دار إحياء التراث العربي،

وفيه: لا يبقى باب في المسجد إلا باب أبي بكر (مسند أبي سعيد خدري)

وفي نور الأنوار

۱۲۵/

وفيه: السنة تطلق على قول الرسول وفعله وسكوته، وعلى أقوال الصحابة وأفعالهم. (كتاب السنة)

وفي تاريخ الخلفاء

قديمی کتب خانہ ۱۳۷/

وفيه: وأول من اتخذ المقصورة في المسجد خوفاً أن يصيبه ما أصاب عمر (فصل في أوليات عثمان رضي الله تعالى عنه)

وفيه أيضاً:

قديمی کتب خانہ ۱۴۰/

وهو أول من اتخذ المقصورة بالجامع (معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنه)

فالله أعلم بالصواب،

فقط خادم دار الإفتاء سيد نجم الحسن امروہی عفا الله عنه

كتبه: محمد ذوالقرنين الصبروي،

المتخصص الفقه الإسلامي بجامعة دار العلوم ياسين القرآن،

دار الافتاء

رئيس دار الافتاء
مفتی السید نجم الحسن الامروہوی
جامعة دار العلوم ياسين القرآن

Scanned by CamScanner